سوال

(383) ہر دیر سے آنے والا دوسری جماعت کرواسکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جو آدمی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتا ہو، وہ کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے جماعت سے رہ جائے تو دوسری جماعت کرواسکتا ہے ورنہ دوسری جماعت ہر دیر سے آنے والا نہیں کرواسکتا۔ کیا یہ موقف درست ہے اور دوسری جماعت کروانے کے لیے دوبارہ تکبیر کہنی چاہیے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دوسری جماعت کروانا جائز ہے۔ صحیح بخاری کے ''ترجمۃ الباب''میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مسجد کی طرف آئے۔ وہا جماعت ہوچکی تھی۔ اذان اوراقامت کہہ کر جماعت کرائی۔ 'بَابُ فَضلِ صَلٰوۃِ الجَمَاعَۃِ۔'

اس سے معلوم ہوا کہ دوسری جماعت کے لیے اقامت بھی ہے۔ واضح ہو مومن کی شان ہے، کہ وہ بلاوجہ جماعت سے لیٹ نہیں ہوتا۔ ممکن ہے مولوی صاحب کا مقصود ترغیب و ترہیب ہو۔ ورنہ ہر دو صورت میں جواز میں کوئی کلام نہیں ملاحظہ ہو!ترمذی : 'بَابُ مَا جَاءَ فِی الجَمَاعَۃِ فِی مَسجِدٍ قَد صُلِّیَ فِیهِ مَرَّۃً۔'

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:351

محدث فتویٰ